بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالت نزع، عالم ارواح، موت اور قبر کی زندگی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ، اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم، بسم الله الرحمن الرحیم

وقال تبارک وتعالی فی سورة آل عمران (85):   **كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ**

صدق الله العظیم   رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اللهم أرنا الحق حقاً وارزقنا إتباعه وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه: آمین یا ربّ العلمین

محترم ساتھیو! آج کا موضوع جس پر ہم گفت و شنید کریں گے اُسکا تعلق موت اور موت کے دوران اور میں بعد پیش آنے والے حالات و واقعات سے ہے۔

موضوع کی ضرورت و اہمیت

الحمد اللہ! ہمارے معاشرے میں عبادات کا مجموعی طور پر نظام رائج ہے (جیسے نماز، روزہ، عمرہ / حج وغیرہ)۔ لیکن ہم میں سے اکثریت مسلمانوں کو اپنے وجود کے متعلق–ماضی–اور مستقبل–کی آگہی نہیں ہوتی کہ: ہم لوگ دنیا میں آنے سے پہلے کہاں تھے؟ کس حال میں تھے؟ دنیا میں کیسے آئے؟ دنیا میں مرنے کے بعد کیا ہم مٹی میں خاک ہو جائیں گے یا پھر کوئی اور جہاں بھی ہے جہاں ہر عمل کا حساب کتاب ہو گا؟ مثلاً اگر ہم کسی سفر پر جائیں تو ہر چیز پلان۔۔۔ آج کی نشست اِسی فکر کو تازہ کرنے کیلیے رکھی گئی ہے،۔۔۔

اِنسانی زندگی کے چار جہاں / عالَم

✓ **انسان فانی نہیں ہے:**   ہر انسان جو پیدا ہو چکا ہے، اُسکو اب کبھی فنا نہیں ہے۔ اب وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنی زندگی کے مختلف مراحل و منازل طے کرتا رہے گا، وہ آنے والے مراحل کونسے ہیں–اِس سے پہلے ہمیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ **انسانی زندگی کے 4–مراحل** کون کونسے ہیں؟

عالم ارواح   —   عالم دنیا   —   عالم برزخ / قبر   —   عالم محشر / آخرت

عالم ارواح

- ✓ اِس کائنات کی ابتداء کا سب سے پہلا مرحلہ — عالم ارواح — ہے۔ یعنی وہ عالم جہاں صرف تمام روحوں کو پیدا کیا گیا۔

حدیث: ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُن کی پشت پر ہاتھ پھیرا، اور قیامت تک آنے والی تمام روحوں کو پیدا کر دیا۔ پھر تمام ارواح سے ایک عہد لیا گیا جس کو **عہد الست** کہتے ہیں۔

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ (الاعراف:172)

ترجمہ: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ (تو تمام ارواح نے یک جان ہو کر کہا تھا کہ) ہاں ہم گواہ ہیں، آپ ہی ہمارے رب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (یہ اقرار اس لیے لیا گیا) کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم تو اس حقیقت سے بے خبر تھے۔ (مشکوۃ المصابیح:121)

- ✓ اِسکے بعد **تمام ارواح کو سُلا دیا گیا۔** یعنی **ایک زندگی اور ایک موت** ہم سب عالم ارواح میں ایک دفعہ لے چکے ہیں۔
- ✓ لیکن **ہمیں تو یہ یاد ہی نہیں** کہ یہ عہد الست ہم سے کب لیا گیا۔۔۔
- ✓ ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں ایک خوش طبع عورت تھی جب وہ مدینہ طیبہ آئی تو اس نے ایک ہنس مکھ / خوش اِخلاق عورت کے ہاں قیام کیا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے فرمایا: "میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا تھا (مسند أبي يعلى 7/344، طبع درالمامون للتراث دمشق) کہ (عالم ارواح میں) روحوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ / لشکروں کے لشکر الگ الگ تھے۔ پھر وہاں جن روحوں نے آپس میں (ایک دوسرے کو) جانا پہچانا (تعارف حاصل کیا)، تو دنیا میں بھی ان کے درمیان محبت ہوتی ہے اور جن روحوں کی وہاں ایک دوسرے سے جان پہچان نہ ہو سکی (تعارف حاصل نہ کر سکیں)، وہ یہاں بھی ایک دوسرے سے غیر رہتی ہیں"۔ (بخاری:3336؛ ابوداؤد:4834)

عالم دنیا

1. انسان پیدائش سے قبل رحم مادر میں — **40 دن نطفے — 40 دن جمے ہوئے خون — 40 دن گوشت کے لوتھڑے** — کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ جب یہ 120 دن مکمل ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اُس میں آکر روح پھونکتا ہے (**یہ وہی عالم ارواح سے آئی ہوئی روح ہوتی ہے**)، اور پیدا ہونے والے کے متعلق 4 باتیں لکھ دی جاتی ہیں

رزق — عمر — عمل — تقدیر (بد بختی / نیک بختی) (صحیح مسلم:6723/2643)

2. لہذاانسان جب پیدائش کے وقت اِس عالم دنیامیں قدم رکھتاہے تووہ **دوچیزوں کامرکب** ہوتاہے: مادی جسم+روح

3. **انسانی دل**—روح کامسکن ہے، روح ہمارے دل میں موجود ہوتی ہے۔اِسی لیے جب انسان سوتاہے تواُس کے جسم کاہر عضو بھی سورہاہوتا ہے، سوائے انسانی دل کے، جو مسلسل دھڑک رہاہوتاہے۔ لیکن جب انسان مرجاتاہے توچونکہ روح اُسکے جسم سے نکل جاتی ہے اِسی لیے اُسکادل بھی دھڑکنابند ہوجاتاہے۔ (فوتگی پرماں/بہن جو بین ونوحہ کررہی ہوتی ہیں کہ ہمارابیٹاچلاگیا، وہ نہیں رہا۔۔۔)

بندہ مومن کی موت، قبر تک کاسفر اور عالم برزخ

آپ ﷺ نے فرمایا: جب کسی خاص جگہ پر کسی انسان کو موت دینے کافیصلہ کر دیاجاتاہے تووہ جگہ اُس شخص کے لیے محبوب بنادی جاتی ہے، اور وہاں اُس کے لیے کوئی ضرورت پیداکر دی جاتی ہے (جس کی وجہ سے وہ وہاں پہنچ جاتاہے اور اسکی روح قبض کرلی جاتی ہے)۔ مسند احمد:21984

بندہ مومن کی موت نکلنے کامنظر: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا (جس کامفہوم ہے) کہ:

1. جب بندہ مومن کا آخری وقت آتاہے تو آسمان سے ایسے فرشتے اُترتے ہیں جن کے چہرے ایسے **نورانی** اور **روشن** ہوتے ہیں گویا **سورج** چمک رہاہو۔ اُن کے پاس **جنت کاکفن** اور **جنت کی خوشبو** ہوتی ہے۔ (یعنی جیسے ہم مٹی کے جسم کے لیے کفن دفن کاانتظام کررہے ہوتے ہیں، ویسے ہی فرشتے انسانی روح کے لیے کفن/خوشبو کاانتظام ساتھ لے کر آئے ہوتے ہیں)۔ اور وہ اُس انسان کی نگاہوں کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں (اِن فرشتوں نے روح قبض نہیں کرنی ہوتی بلکہ روح کو آسمانوں پر لے جاناہوتاہے)۔
2. اس کے بعد **ملک الموت (موت کافرشتہ)** زمین پر آتاہے، اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتاہے، اور کہتاہے کہ "اے نفس مطمئنہ! خداکی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل نکل"۔ چناچہ اُس کی روح اور جان جسم سے (الگ ہوناشروع ہوجاتی ہے اور) اسطرح نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی یادودھ کاایک قطرہ ٹپکتاہے۔ ملک الموت اس روح کو اُٹھالیتے ہیں۔ اُسی وقت وہ فرشتے دوڑ کر اُس روح کو اپنے پاس لے لیتے ہیں اور اُس کو جنت سے لایاہواکفن پہنادیتے ہیں، جنت کی خوشبو اسکولگاتے ہیں اور پھر آسمان کی طرف لے جانے کاسفر شروع کرتے ہیں۔ (مسند احمد:18534)

آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک **مومن کی روح پسینے سے نکلتی** ہے، جبکہ **کافر کی روح اِس کی باچھ** (منہ کاسرا) سے نکلتی ہے، بالکل جیسے گدھے کی روح نکلتی ہے۔ (سلسلۃ الصحیحۃ:2151)

روح کا آسمانوں کی طرف سفر اور پہلے سے موجود ارواح سے ملاقات:

1. جہاں جہاں سے بھی وہ فرشتے اس روح کو لے کے گزرتے ہیں، تو اِرد گرد کے فرشتے پوچھتے ہیں کہ کون سی بہترین روح آئی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ فلاں بن فلاں—جو دنیا میں اسکا نام تھا وہ بتاتے ہیں۔ فرشتے اسے جب آسمان تک لے جاتے ہیں تو آسمان والے کہتے ہیں کہ پاکیزہ روح زمین کیطرف سے آئی ہے، اللہ تعالی تجھ پر اور اُس جسم پر جس کو تونے آباد کیا ہوا تھا، رحمت نازل فرمائے[1]۔
2. پھر آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔ فرشتے نیک روح کو (پہلے سے موجود) اہل ایمان کی ارواح کے پاس ملاقات کے لیے لاتے ہیں۔ روحوں کو اُس نئی روح سے مل کر اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو تم میں سے کسی کو کسی بچھڑے ہوئے شخص کی آمد سے ہوتی ہے۔ نیک روحیں اُس نئی آنے والی روح سے پوچھتی ہیں کہ **"فلاں کا کیا بنا؟ فلاں کا کیا ہوا؟"**۔ پھر وہ ارواح آپس میں کہتی ہیں " **ابھی ٹھیر جاو، اِس (نئی روح کو) چھوڑ دو (اِس سے سوالات مت پوچھو)، یہ ابھی دنیا کے غم میں مبتلا ہے**[2]۔

(اپنے رشتے داروں اور اہل خانہ کو چھوڑ کر یہ روح اکیلی آگئی ہے، اِسے کچھ سکون کا سانس تو لینے دو---یا بعض اوقات انسان کسی لمبی بیماری، فاقہ یا طویل تنگ حالات زندگی کاٹ کر آرہا ہوتا ہے)

3. پھر وہ روحیں پوچھتی ہیں کہ فلاں (رشتے دار یا دوست) کیا کر رہا تھا—فلاں بہن کا سنائیں، کیا اُسکی شادی ہو گئی تھی؟ **(ما فَعَلَت فُلَانَۃ؟ هَل تَزَوَّجَت؟)** نیک روحیں زمین والوں میں سے اپنی جان پہچان (دوست، رشتے داروں) کے بارے میں پوچھتی ہیں، بھر وہ روح جب یہ جواب دیتی ہے کہ اُس شخص کو تو میں **دنیا میں چھوڑ آیا ہوں**—تو یہ بات اُن کو اچھی لگتی ہے (کہ نیک اعمال کرنے کی مہلت اُس کے پاس موجود ہے)۔
4. پھر وہ روحیں اُس سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھتی ہیں **جو اُس سے پہلے مر چکا ہوتا ہے** تو وہ جواب دیتا ہے کہ وہ تو مجھ سے پہلے ہی مر چکا ہے (کیا یہاں نہیں پہنچا؟)۔ تو وہ روحیں سب کہتی ہیں کہ وہ ہمارے پاس تو نہیں لایا گیا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ—وہ دھکتی ہوئی آگ کی طرف چلا گیا، جو بہت ہی بری جگہ ہے۔ (السلسلۃ الصحیحۃ:3226)
5. پھر روح کو ساتویں آسمان تک لے جایا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کا نام علیین (نیک لوگوں کا اعمال نامہ) میں لکھ دو، اور اسے زمین میں واپس بھیج دو۔ پھر اسکی روح واپس قبر میں لوٹا دی جاتی ہے۔ (مسند احمد:18534)

---

[1] صحیح مسلم : 7221
[2] سنن نسائی: 1833

جنازہ تیار ہونے کے بعد تدفین میں جلدی کرنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازے کو اُٹھانے میں جلدی کرو کیونکہ اگر مرنے والا صالح تھا تو اُسکا جنازے اُٹھانے میں جلدی کرنا ایک بھلائی کا کام ہے جو تم اُسکے ساتھ کروگے۔ لیکن اگر مرنے والا نافرمان انسان تھا وہ ایک برائی ہے جسے تم جتنا جلدی کندھوں تک اُتار دو، اُتنا ہی بہتر ہے۔ (متفق علیہ؛مشکوۃ1556)

قبر میں سوال وجواب اور انعامات : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جس کا مفہوم ہے) کہ جب لوگ نیک انسان کے جنازے کو کندھوں پر اُٹھاتے ہیں، تو وہ نیک روح کہتی ہے کہ **"مجھے جلدی لے چلو"** (کیونکہ اُسکو اپنے اچھے انجام کا پتہ ہوتا ہے)[3]۔ آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ اُسکو دفن کرکے واپس لوٹتے ہیں تو وہ قبر والا لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے[4]، پھر قبر میں حساب لینے والے فرشتے آکر اسکو بیٹھا دیتے ہیں (مومن شخص کو نہ کوئی گھبراہٹ ہوتی ہے اور نہ وہ حواس باختہ ہوتا ہے سنن ابن ماجہ:4268)۔ اور قبر کے 4 سوالات پوچھتے ہیں:

i. تیرا **رب** کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔
ii. پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا **دین** کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔
iii. پھر پوچھتے ہیں کہ **کون سے پیغمبر** تمہاری طرف بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف بھیجے گئے تھے۔
iv. پھر پوچھتے ہیں تمہارے پاس **کونسا علم ہے** (جو یہاں لے کر آئے ہو)؟ وہ کہتا ہے کہ **میں نے قرآن مجید پڑھا ہے**، اس پر ایمان لایا ہوں اور اسکی تصدیق کی ہے۔

1. اس وقت آسمان سے (اللہ تعالیٰ کی) آواز آتی ہے۔ "میرے اس بندے نے سچ کہا، اسکے لیے جنت کا فرش بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دو"۔ اس کے بعد جنت کی ہوائیں، رزق اور خوشبوئیں اس کے پاس آنے لگتی ہیں۔ اور اسکی قبر تا حد نگاہ وسیع اور کشادہ کر دی جاتی ہے۔
2. جب مومن اپنی قبر کی کشادگی کو دیکھتا ہے تو پھر کہتا ہے کہ فرشتوں مجھے چھوڑ دو، میں گھر والوں کو خوشخبری سنانا چاہتا ہوں۔ لیکن اس سے کہا جاتا ہے کہ اب آرام کرو (اب واپسی ممکن نہیں)۔ (مسند احمد:14547 سنن ابی داؤد:4751&4753)

(یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ انسان دنیا میں ہر اچھی نعمت، جیسے گاڑی، بنگلہ، سیر سپاٹہ، پارٹی، شادی بیاہ کی تقریبات وغیرہ، کو اپنے گھر والوں کے ساتھ منانا چاہتا ہے، بالکل اسی طرح یہ نیک انسان چاہے گا کہ قبر میں ملنے والے انعامات کا تذکرہ فوراً اپنے گھر والوں سے کرے)

[3] صحیح بخاری : 1316
[4] صحیح بخاری : 1338

3. اتنے میں ایک **خوبصورت اور حسین آدمی** اس کے پاس آئے گا، جس کا لباس نہایت خوبصورت اور خوشبو سے مہک رہا ہوتا ہے۔ اور وہ آدمی اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ میں تمہیں مسرت اور آرام کی خوشخبری دیتا ہوں، اسی دن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ بندہ مومن اُس آدمی سے پوچھے گا کہ آخر تم ہو کون؟ تمہارا چہرہ تو بہت بابرکت چہرہ ہے،—وہ جواب دے گا کہ میں تیرا نیک عمل ہوں (جو تو دنیا میں کیا کرتا تھا) تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بڑی جلدی کرتا تھا؛ اور اللہ کی نافرمانی میں انتہائی سست تھا، پس اللہ نے تجھے بہترین بدلہ دے دیا۔ اس کے بعد بندہ مومن کہے گا کہ "اے اللہ! تو قیامت جلدی قائم کر دے، تاکہ میں اپنے بیوی بچوں سے مل سکوں"۔ (یعنی اپنے بیوی بچوں کی یاد انسان کو ہر پل ستائے گی، اور اُن کی جدائی برداشت نہیں کر سکے گا)۔ مسند احمد:18534؛ احکام الجنائز للالبانی، صفحہ:200

4. ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا (جس کا مفہوم یہ ہے) کہ جب انسان کو دفن کر کے اُسکے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں، تو **ایک فرشتہ جس کے ہاتھ میں گرز (لوہے کا ہتھوڑا)** ہوتا ہے–[**یہ والا فرشتہ ہر انسان کی قبر میں آئے گا**]–وہ قبر میں آتا ہے اور آکر قبر والے کو بیٹھا دیتا ہے، اور اُس سے پوچھتا ہے کہ تم حضور ﷺ کے متعلق کیا جانتے ہو؟ وہ مومن بندہ کلمہ پڑھ کر کہتا ہے کہ "وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں"۔

5. یہ سن کر فرشتہ کہتا ہے کہ تم نے سچ کہا۔ پھر اُس کو جہنم کا ایک دروازہ کھول کر دکھایا جاتا ہے، کیا دیکھتا ہے کہ جہنم میں آگ کا بعض حصّہ بعض حصّے کو توڑ رہا ہوتا ہے، پھر فرشتہ اُسکو کہتا ہے کہ اگر (دنیا میں) تم اپنے رب کے ساتھ کفر کرتے (یعنی تمہاری دنیا کی زندگی گناہوں میں اور نافرمانیوں میں گزرتی)، تو تمہارا ٹھکانہ یہاں ہوتا۔ لیکن تم حضور ﷺ پر ایمان رکھتے تھے (اُن کے لائے ہوئے دین کو سمجھا، اور اس پر عمل کیا) لہٰذا تمہارا ٹھکانہ دوسرا ہے۔

6. یہ کہہ کر اُس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے، جسے دیکھ کر انسان اس دروازے سے جنت کے اندر داخل ہونا چاہتا ہے، تو فرشتہ اُسکو سکون سے (قبر میں) رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور اُسکی قبر 70 ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس میں چودھویں کے چاند کی طرح روشنی کر دی جاتی ہے[5]۔ اور قیامت تک اُس کو صبح شام اُسکا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ (مسلم:7211)

7. حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا کہ حضور ﷺ وہ فرشتہ ہاتھ میں گرز لے کر جس کے سامنے بھی کھڑا ہو گا، اُس پر تو (وحشت و) گھبراہٹ طاری ہو جائے گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ ایمان والوں کو کلمہ توحید پر ثابت قدم رکھتا ہے" (مسند احمد:11000)

(یعنی جیسے دنیا کی زندگی میں ایمان والوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور نافرمانیوں سے پرہیز کیا، ویسے اللہ تعالیٰ قبر کی زندگی میں اُنہیں توحید پر ثابت قدم رکھے گا)۔

---

[5] صحیح مسلم:7216؛ سنن ابن ماجہ:4268؛ صحیح الترغیب والترھیب:3552؛3561

نیک اعمال کا قبر میں بندہ مومن کی حفاظت کرنا: حضور ﷺ نے فرمایا (جس کا مفہوم ہے) کہ بندہ مومن کی قبر میں اُسکی **نماز** اور **قرآن مجید** کی تلاوت[6] اُسکے سرہانے آجائے گی، **روزہ** اُسکے دائیں طرف آجائے گا، **زکوۃ** اُسکے بائیں طرف آجائے گی اور **صدقہ** بھی دونوں ہاتھوں کی طرف آجائے گا[7]۔ دیگر نیک اعمال جیسے **مظلوموں کی مدد، ذکر واذکار، اچھا اِخلاق اور اُسکا مسجد کی طرف جانا**[8] اُسکے دونوں پاوں کی طرف آجائیں گے۔ لہذا

- ✓ اگر کوئی بلا / آفت (عذاب کی مختلف شکلیں) اُسکے **سرہانے** کیطرف سے آنے لگتی ہے تو **نماز** کہتی ہے کہ "میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں"، اور — **قرآن کی تلاوت** — اُسکو پیچھے کی طرف دھکیل دیتی ہے،
- ✓ پھر اُسکے **دائیں** طرف سے اگر کوئی بلا آنے لگتی ہے تو **روزہ** کہتا ہے کہ میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں۔
- ✓ پھر اگر اسکے **بائیں** طرف سے کوئی بلا آنے لگتی ہے تو **زکوۃ** کہتی ہے کہ میری طرف سے آنے کا راستہ نہیں۔
- ✓ پھر اگر کوئی بلا **دونوں ہاتھوں** کی طرف سے آتی ہے تو **صدقہ** اُسکو پیچھے کی طرف دھکیل دیتا ہے۔
- ✓ پھر اگر اُسکے **پیروں** کی طرف سے کوئی بلا آنے کی کوشش کرتی ہے تو اُسکے **دیگر نیک اعمال** کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں، اور — **مسجد کی طرف جانا** — اُس بلا کو پیچھے کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ (صحیح الترغیب والترھیب: 3561)

مومن کا قبر میں بھی نماز ادا کرنے کی اِجازت مانگنا: ایک حدیث[9] کا مفہوم ہے کہ قبر میں نیک انسان کے لیے **سورج کی شکل** بنادی جاتی ہے کہ گویا وہ غروب ہونے کے قریب ہے۔ تو فرشتے جب اُس سے سوال وجواب شروع کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تم حضور ﷺ کے متعلق کیا جانتے ہو؟

تو وہ کہتا ہے کہ "مجھے چھوڑ دو، میں ذرا (عصر کی) نماز ادا کر لوں"۔ فرشتے کہتے ہیں کہ (ہمیں پہلے ہی معلوم تھا کہ) تم یقیناً ایسا ہی کہو گے، پہلے ہمیں ہمارے سوال کا جواب دو۔ (اور یوں سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے)

---

6 طبرانی کی روایت میں قرآن مجید کی تلاوت کا ذکر آیا ہے۔

7 طبرانی کی روایت میں صدقہ کا ذکر آیا ہے۔

8 طبرانی کی روایت میں مسجد کی طرف جانے والے عمل کا ذکر آتا ہے۔

9 سنن ابن ماجہ: 4272 — المستدرک الحاکم (علی الصحیحین): 1403؛ صحیح الترغیب والترھیب: 3561

گناہگار اور نافرمان انسان کی موت، قبر تک کا سفر اور عالم برزخ

قرآن مجید میں گناہگار لوگوں کی روح قبض ہونے والے وقت کا نقشہ کھینچا گیا ہے:

(سورۃ الانفال) وَلَوْ تَرٰى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلآئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (50) ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (51)

ترجمہ: (اے حضور ﷺ) کاش آپ اس حالت کو دیکھتے کہ فرشتے اُن نافرمان و گناہگار لوگوں کی روحیں قبض کر رہے تھے، تو اُن کے چہرے اور اُن کی پشتوں پر ضربیں لگاتے تھے، اور کہتے تھے کہ اب جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔

سورة القيامة میں بھی-**حالت نزع**-کا ایک نقشہ کھینچا گیا ہے۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ	ہر گز نہیں، جب جان حلق تک پہنچ جائے گی۔
وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ	اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک (دم درود) کرنے والا۔
وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ	اور آدمی سمجھ لے گا کہ یہ دنیا سے جدائی کا وقت ہے۔
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ	اور پنڈلی، پنڈلی سے جُڑ جائے گی۔
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ	وہ دن ہو گا تیرے رب کی طرف روانگی کا۔ (سورۃ القیامہ:26-30)

گناہگار اور نافرمان انسان کی موت نکلنے کا منظر:

1. حضور ﷺ نے فرمایا (جس کا مفہوم ہے) کہ جب گناہگار و نافرمان انسان کے مرنے کا وقت آتا ہے تو اس کے پاس **کالے سیاہ رنگ کے دو فرشتے** آتے ہیں جن کے جسم پر **غلیظ کمبل** لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اُسکی نگاہوں کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ ملک الموت بھی آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور (جسم سے روح نکالنا شروع کرتے ہیں)، کہتے ہیں کہ اے خبیث روح "اخْرُجِي— چل نکل" (**قابل مذمت**

ہو کر نکل، **کھولتے ہوئے پانی / پیپ**[10] اور **کانٹے دار کھانے** کی خوشخبری قبول کر(مسند احمد:25090)، **اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب** کی طرف چل۔

2. یہ سن کر اس کی روح جسم کے اندر اِدھر اُدھر بھاگنے لگتی ہے، لیکن ملک الموت اُس کو پکڑ لیتا ہے اور اسطرح کھینچتا ہے جس طرح **قصاب چھریوں سے گوشت کاٹتا** ہے اور اسکو ایسے تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی **ململ کے کپڑے کو کانٹے دار جھاڑیوں** پر رکھ کے کھینچا جائے۔ اور ملک الموت اس روح کو باہر نکال لیتا ہے۔ اُسی وقت وہ دو فرشتے دوڑ کر اُس روح کو اپنے پاس لے لیتے ہیں اور ایک لمحہ بھی ملک الموت کے پاس نہیں رہنے دیتے۔

3. اسے ایک **کالا سیاہ بدبودار کمبل** پہنا دیتے ہیں۔ اسکی بدبو کسی **بدبودار مردار جانور** سے بھی زیادہ بدتر ہوتی ہے۔ یہ کہہ کر حضور ﷺ نے اپنا کپڑا ناک کے اوپر رکھ کے دکھایا۔ یہ فرشتے اس روح کو لے کر اوپر آسمانوں کا سفر طے کرنا شروع کرتے ہیں۔(صحیح مسلم:7221؛مسند احمد:18534)

فرشتوں کا روح کے ساتھ آسمانوں کا سفر:

1. جہاں جہاں سے فرشتے اس بدبودار روح کو لے کر گزرتے ہیں، دوسرے فرشتے اُن سے پوچھتے ہیں کہ یہ کس **انسان کی خبیث روح** ہے کہ اتنی زیادہ خراب بدبو آ رہی ہے؟ فرشتے اسکا **برا نام** لے کہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ اسکے بعد فرشتے اسکے لیے آسمان کے دروازے کھولنے کی درخواست کرتے ہیں، مگر اِس خبیث روح کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ سورۃ الاعراف(آیت40) میں بھی اِس ایسے گناہگاروں کا ذکر ہے کہ **"ہماری آیات پر عمل نہ کرنے والوں کے لیے نہ ہی آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنّت میں داخل ہو سکیں گے"**

2. پھر اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اس کا نام سجین (برے لوگوں کا اعمال نامہ) میں سب سے نیچے لکھ دو۔ تب اس روح کو اوپر آسمان سے ہی نیچے زمین پر پٹخ دیا جاتا ہے۔(سنن ابن ماجہ:4262)

[10] ابن ماجہ:4262 میں پیپ کا ذکر بھی آیا ہے۔

میت کا گھر سے قبرستان تک کا سفر اور گفتگو: ابو سعید رضی اللہ عنہ - آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگ میت کو چارپائی پر رکھ کر اُسے کندھوں پر اُٹھا کہ قبرستان کی طرف چلتے ہیں تو اگر مرنے والا گناہگار و نافرمان ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ ہائے افسوس! تم لوگ مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اور اسکی یہ آوازیں انسانوں کے علاوہ ہر جاندار سنتا ہے، اگر انسان اس مردے کی آہو بکا سن لیں، تو ہیبت اور دہشت کے مارے بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ (صحیح بخاری:1316)

قبر میں سوال وجواب اور عذابِ قبر: قبر میں دفنانے کے بعد روح اُسکے جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے۔ اِسکے پاس دو سخت ڈانٹنے والے فرشتے آتے ہیں جو اِسے ڈانٹتے ہوئے بیٹھا دیتے ہیں (احکام الجنائز للالبانی، صفحہ:201) اور (ڈانٹتے ہوئے) پوچھتے ہیں کہ:

- ✓ **تمہارا رب کون ہے؟** وہ گھبراہٹ کے مارے—ہائے ہائے—کرتا ہے اور کہتا ہے کہ (افسوس) مجھے کچھ نہیں پتہ۔
- ✓ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ **تمہارا دین کیا ہے؟** وہ پھر ہائے ہائے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ (افسوس) مجھے کچھ معلوم نہیں۔
- ✓ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ **تمہارے پاس کونسے پیغمبر آئے تھے؟** وہ پھر ہائے ہائے کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ (افسوس) مجھے کچھ معلوم نہیں (کونسا شخص؟ وہ آپ ﷺ کا نام تک نہیں بتا پائے گا، اُس سے کہا جائے گا کہ محمد ﷺ—تو وہ کہے گا میں (کسی محمد کو) نہیں جانتا—میں تو لوگوں کو بات کرتے سنتا تھا، جیسے لوگ کہتے تھے، میں بھی ویسے کہہ دیتا تھا۔ صحیح الترغیب و الترھیب:3561)
- ✓ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ **تم (دنیا میں) کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟** وہ کہتا ہے **'مجھے نہیں معلوم'** (ابی داؤد: 4751؛ صحیح بخاری: 1338)
- ✓ (پھر دونوں فرشتے کہیں گے، یقیناً ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی جوابات دو گے، سنن الترمذی:1071) (نہ تو نے دین کا علم حاصل کیا، نہ تو نے (قرآن) کو پڑھا اور پیروی کی اور نہ تو نے ہدایت پائی (مسند احمد:11000) جیسے **اِقبال** نے کہا ہے کہ:

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

- ✓ جہنمی شخص کے لیے **جنت کی طرف کا دروازہ** کھولا جاتا ہے اور اُس کو جنت کی آب و تاب اور اندر کی نعمتیں نظر آتی ہیں، اُسے کہا جائے گا کہ دیکھ اللہ نے تجھے (تیرے برے اعمال کے سبب) کس (عظیم) چیز سے محروم کر دیا، اور وہ حسرت بھری خواہش کرے گا کہ کہ کاش اگر میں بھی دنیا میں ہدایت کے راستے پر ہوتا تو آج میں بھی یہاں ہوتا۔
- ✓ پھر اِس کے لیے جہنم کی طرف کا دروازہ کھولا جائے گا، کیا دیکھے گا کہ جہنم کی آگ، آگ (کے بعض حصّے) کو توڑ پھوڑ رہی ہے، اُسے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا ٹھکانہ ہے۔ تم دنیا کی زندگی میں بھی شک میں تھے، اِسی حالت میں مر گئے اور اِسی حالت میں اُٹھائے جاؤ گے۔ (مسند احمد؛ سنن ابن ماجہ:4268)
- ✓ پھر آسمان سے اللہ تعالی فرمائے گا "یہ بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو، آگ کا لباس پہنا دو، اور جہنم کے دروازے اس پر کھول دو تاکہ جہنم کے شعلے اس کے اوپر گرتے رہیں۔ پھر اسکی قبر تنگ کر دی جاتی ہے، جو اسکو اسطرح دبوچتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں کے اندر سے چلی جاتی ہیں، پھر حضور ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر کے دکھایا۔ (سنن ابی داؤد:4753)

قبر میں کسی نیک عمل کا بطور حفاظت موجود نہ ہونا: حضور ﷺ نے فرمایا (جس کا مفہوم ہے) کہ جب کافر کے پاس:

- **سرہانے** کی جانب سے کوئی (بلا اور مصیبت) آتی ہے، تو وہاں کوئی عمل (اُسکی حفاظت کے لیے) موجود نہیں ہوتا۔
- اُسکے **دائیں اور بائیں** جانب سے (بلا اور مصیبت) آتی ہے، تو وہاں بھی کوئی عمل (اُسکی حفاظت کے لیے) موجود نہیں ہوتا۔
- اُسکے **دونوں پاؤں** کی جانب سے (بلا اور مصیبت) آتی ہے، تو وہاں بھی کوئی عمل (اُسکی حفاظت کے لیے) موجود نہیں ہوتا۔ (صحیح الترغیب و الترھیب:3561)

حضور ﷺ نے فرمایا (جس کا مفہوم ہے) کہ قبر میں گناہگار اور فاسق انسان کے اوپر **99 سانپ** مسلط کر دیے جاتے ہیں۔ وہ تمام سانپ **اژدھے** ہوتے ہیں، ہر اژدھے کے **سات سر** ہوتے ہیں، اور وہ اُسے **قیامت تک** ڈستے رہیں گے۔ (صحیح الترغیب والترھیب:3552)

دنیامیں کیے گئے برے اعمال کا انسانی شکل میں آنا: اسکے بعد ایک **بد شکل** آدمی **گندے غلیظ لباس** میں اسکے سامنے آکر کھڑا ہو جائے گا اور اس سے کہے گا کہ میں تجھے عذاب کی خبر سناتا ہوں۔ یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ میت کہے گی کہ مجھے تیرے چہرے سے بہت ڈر لگتا ہے، وہ آدمی کہے گا کہ میں تیرا وہ خبیث عمل ہوں (جو تو دنیا میں کیا کرتا تھا)، اسکی میت کہے گی کہ اے اللہ تو قیامت قائم نہ کرنا (کیونکہ اُسے پتہ ہے کہ اگر قیامت قائم ہو گئی تو پھر ہمیشہ ہمیسہ کے لیے آگ میں جلنا ہو گا)[11]۔

پھر اس پر ایک **ایسا فرشتہ مسلط کر دیا جاتا ہے جو اندھا، بہرہ اور گونگا** ہو گا۔ اس کے ہاتھ میں اتنا وزنی گرز (لوہے کا ہتھوڑا) ہو گا کہ اگر اسکو کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو کر ریت بن جائے۔ پھر فرشتہ اُس انسان کو گرز مارنا شروع کرے گا جس سے اس کی چیخیں اور دھاڑیں نکلیں گی، جسکو مشرق سے مغرب کے درمیان ہر جاندار شے سنے گی، سوائے انسان اور جنات کے۔ پھر وہ مردہ ریزہ ریزہ ہو جائے گا، پھر اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے اور یہ فرشتہ اُس انسان کو گرز قیامت تک مارتا رہے گا۔ اور اسکے لیے جہنم کے دروازے بھی کھول دئے جائیں گے۔ (سنن ابی داؤد:4753)

آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ایک انسان کے بارے میں (فرشتوں کو) حکم دیا گیا کہ قبر میں اسے 100 کوڑے لگائے جائیں، وہ کوڑوں کی کمی کا سوال اور دعا کرتا رہا یہاں تک کے اُس کو 99 کوڑے لگ گئے اور ایک کوڑا باقی بچ گیا۔ جب یہ کوڑا اُس کو لگایا گیا تو اُسکی قبر آگ سے بھر گئی۔ جب اِس آگ کی سزا کا اثر کم ہوا اور اُسکو کچھ افاقہ ہوا تو اُس نے فرشتوں سے پوچھا کہ مجھے کس وجہ سے کوڑے مار رہے ہو؟ فرشتوں نے جواب دیا کہ تمہارے دو گناہوں کے نتیجے میں تمہارے اوپر یہ عذاب نازل ہو رہا ہے۔

(1) تم نے اپنی زندگی میں ایک نماز بغیر وضو کے پڑھی تھی (یعنی لوگوں کو دکھانے کے لیے– نماز کو کھیل اور مذاق سمجھا)؛

(2) اور تم دنیا میں ایک مظلوم شخص کے پاس سے گزرے تھے (اُس نے اُس کو مشکل میں دیکھا) مگر تم نے اُسکی مدد نہیں کی تھی (السلسلۃ الصحیحۃ:542،554)

قبر کا ہر شخص پر تنگ ہونا: ہر انسان کی قبر ایک بار بھینچی جائے گی۔ یعنی گناہگار کے لیے تو قبر تنگ ہو گی ہی سہی، مومن بندے کو بھی قبر کم از کم ایک بار ضرور بھینچے گی، دبائے گی۔ اگر وہ نیک بندہ ہو گا تو قبر کا بھنچنا اُسکے لیے تکلیف دہ نہیں ہو گا، قبر پھر اُس پر کشادہ ہو جائے گی۔

[11] احکام الجنائز للالبانی (صفحہ): 201، مسند احمد: 18534

ایک انتہائی جلیل القدر صحابی ہیں **حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ**۔ یہ اتنے عظیم صحابی ہیں کہ :

- جب اِن کا انتقال ہوا تو اللہ کا عرش ہل کر رہ گیا تھا۔ (بخاری:3803؛ مسلم:2466)
- اِن کے جنازے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پنجوں (پاؤں کی انگلیوں کے بل) چل رہے تھے۔ پوچھنے پر آپ نے اِرشاد فرمایا کہ اِس وقت جنازے میں اِتنے فرشتے شریک ہیں کہ میں مکمل پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں پا رہا۔
- اِن کے لیے آسمان کے سارے دروازے کھول دئے گئے اور
- آسمان سے 70 ہزار فرشتوں نے جنازے میں شرکت کی۔ (نسائی:2057، مشکوۃ المصابیح:5478)

اِن تمام اعزازات / درجات کے باوجود، جب اِن صحابی کا انتقال ہوا تو صحابہ اکرم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنکا نماز جنازہ پڑھا اور قبر میں اُتار دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر تک سبحان اللہ، اور اللہ اکبر پڑھتے رہے تو ساتھ صحابہ اکرام نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ سبحان اللہ، اللہ اکبر پڑھنا شروع کر دیا۔ بعد میں صحابہ اکرام نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح کلمات ورد کرنے کی کیا وجہ تھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"اللہ کے اِس بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی، لیکن پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اُس کو کشادہ کر دیا"۔

اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا (جس کا مفہوم ہے) کہ "قبر ہر انسان کو ایک بار ضرور بھینچتی ہے، اگر کوئی اِس عمل سے بچ سکتا تو وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہوتے"[12]۔

اِسی طرح ایک دفعہ **ایک بچہ** دفن کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچتا—تو یہ بچہ بچتا". (السلسلہ الصحیحہ البانی:3295)

قبر میں عقلوں کا واپس لوٹایا جانا: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں میں سوالات پوچھنے والے فرشتوں کا تذکرہ کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا اُس وقت ہمیں ہماری عقلیں واپس لوٹا دی جائیں گی؟(یعنی ہم senses میں ہوں گے؟)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں، (بالکل ایسے) جیسے آج کے دن تمہاری حالت ہے"۔ (مسند احمد:6603)

---

[12] (مسند احمد: 24283) (مسند احمد: 360)

حضور ﷺ کا دنیا کی زندگی میں عذاب قبر ہوتے ہوئے سننا

- ✓ حضور ﷺ کو اللہ تعالی نے کئی بار عذاب قبر ہوتے ہوئے **سنوایا**۔ اور آپ ﷺ اپنی امت کو بھی عذاب قبر سنوائے جانے کی خواہش رکھتے تھے، جیسا کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا (جسکا مفہوم ہے) کہ **میں نے کئی دفعہ سوچا کہ اللہ تعالی سے دعا کروں کہ تمہیں مردوں کو ہوتا ہوا عذاب سنوادے، مگر مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم اپنے مردوں کو دفنانہ نہ چھوڑدو۔** (صحیح مسلم:7214)

- ✓ ایک دفعہ آپ حضور ﷺ نے فرمایا (جس کا مفہوم ہے کہ): میں نے جتنے بھی (دوزخ اور عذاب اِلہیٰ کے) مناظر دیکھے ہیں، **اُن میں قبر سے زیادہ ہولناک اور بھیانک منظر کوئی نہیں۔** (ترمذی:2308؛ابن ماجہ:4267)

- ✓ **ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ** جو چیزیں مجھے پہلے نہیں دکھلائی گئیں تھیں، وہ میں نے آج اپنی اس جگہ سے دیکھ لی ہیں، یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس مجھے وحی کی گئی ہے کہ بے شک تم لوگ اپنی قبروں میں **فتنہ دجال** کی طرح آزمائے جاؤ گے۔(مسلم:2136؛نسائی:2062؛ بخاری:86)

- ✓ ایک دفعہ حضور ﷺ اپنے گدھے پر سوار ہو کر **بنو نجار (یہودی قبیلہ)** کے باغ میں جارہے تھے کہ اچانک وہ گدھا بدک گیا اور قریب تھا کہ آپ ﷺ نیچے گر جاتے۔ (آس پاس گدھے کے بدکنے کی وجہ دیکھی تو) پتہ چلا کہ ساتھ ہی چند قبریں ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ کوئی ان قبر والوں کو جانتا ہے؟ تو وہیں ایک آدمی نے کہا کہ جی میں جانتا ہوں، یہ لوگ شرک کی حالت میں مرے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کہ اس وقت ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ اکرام کو آگ اور عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی تلقین کی۔ (صحیح مسلم:7213)

- ✓ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **ایک شخص پہلے عیسائی تھا، پھر وہ مسلمان ہو گیا**، اُس نے سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھ لی تھی، اور حضور ﷺ کا کاتب بن گیا تھا۔ پھر وہ شخص مرتد ہو کہ عیسائی ہو گیا اور پھر وہ ایک دن وہ فوت ہو گیا، اور اسکے قبیلے کے آدمیوں نے اُسے دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو اُنہوں نے دیکھا کہ اس مرتد شخص کی لاش قبر سے نکل کر باہر زمین پر پڑی ہوئی ہے۔ عیسائیوں نے کہا کہ یہ محمد ﷺ اور اُن کے ساتھیوں کا کام ہے۔ چونکہ اُن کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا، اسلیے اُنہوں نے اسکی قبر کھود کر لاش کو باہر پھینک دیا۔ چناچہ اُنہوں نے دوسری قبر کھودی جو بہت زیادہ گہری تھی، اور اُس میں اسکو دفنا دیا۔ مگر جب صبح ہوئی تو لاش دوبارہ قبر کے باہر پڑی تھی۔ اس مرتبہ بھی اُنہیں نے وہی الزام لگایا کہ حضور ﷺ اور اُن کے ساتھیوں نے اُنکا دین چھوڑنے پر اس کی لاش قبر سے باہر پھینک دی۔ تو اُنہوں نے ایک بار پھر قبر کھودی، اور اُسکو اتنا گہرا کھودا جتنا وہ گہرا کھود سکتے تھے اور پھر اس کو دوبارا قبر میں ڈالا۔ لیکن صبح ہوئی تو

لاش پھر باہر تھی۔ اب اُن کو سمجھ میں آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں۔ اور پھر اُنہوں نے اُسے یونہی زمین پر چھوڑ دیا۔ (اور اس کی لاش کو جانور، چرند، پرند نوچ کر کھا گئے) (صحیح بخاری:3617)

- ✓ حضور ﷺ کا گزر ایک مرتبہ **دو قبروں** پر سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِن دونوں قبروں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور یہ کسی ایسے عمل کی بنا پر نہیں ہو رہا جسے یہ چھوڑ نہیں سکتے تھے۔ ان میں سے ایک چغل خوری[13] کرتا تھا، اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ (صحیح بخاری: 6052)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبر کا عذاب عموماً پیشاب (کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ) سے ہوتا ہے، پس تم پیشاب کی چھینٹوں سے بچا کرو۔ (صحیح الترغیب والترھیب:158)

- ✓ **ایک دفعہ آپ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے** تو فرمایا "افسوس تجھ پر"۔ تو صحابی سمجھے کہ آپ ﷺ غالباً مجھے فرما رہے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تم سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ (یہ اِس شخص کو کہہ رہا ہوں جو اِس قبر میں ہے) یہ اُس شخص کی قبر ہے جسے میں نے فلاں قبیلے کی طرف بھیجا تھا تو اس شخص نے مالِ غنیمت میں سے ایک کمبل اٹھا لیا تھا اور اب اس وقت اسے اسی کمبل کے برابر آگ کا کمبل پہنایا جا رہا ہے۔ (مسند احمد:3498)

- ✓ ایک دفعہ صحابہ اکرام آپ ﷺ کے ساتھ وادی قریٰ کی طرف جا رہے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کا ایک غلام **'مدعم'** تھا۔ اچانک ایک تیر آ کر اس غلام کو لگ گیا اور وہ مر گیا۔ تو یہ دیکھتے ہی لوگوں نے کہا: اِس کے لیے شہادت مبارک ہو! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر گز نہیں، خدا کی قسم۔۔۔ جو چادر اِس نے خیبر کے دن تقسیم ہونے سے پہلے ہی مالِ غنیمت سے اُٹھالی تھی، وہ اس پر شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ آپ ﷺ کی یہ بات سن کر ایک آدمی ایک / دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا کہ یہ چیز میں نے بھی اُٹھالی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اچھا ہوا تو نے یہ واپس کر دی، ورنہ) یہ بھی (تیرے لیے) آگ کا تسمہ بنتے۔ (صحیح بخاری:4234)

- ✓ **ایک انصاری صحابی فرماتے ہیں** کہ ایک مرتبہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازے پر نکلے۔ میں اُس وقت نو عمر تھا اور اپنے والد کے ساتھ تھا۔ حضور ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور قبر کھودنے والے کو تلقین کرنے لگے کہ سر کی جانب سے اور پاوں کی جانب سے قبر کو کشادہ کرو، اسکے لیے جنت میں انگور کے بہت سے خوشے ہیں۔ (مسند احمد:23465)

[13] چغل خوری: اِدھر کی خبریں اُدھر پہنچانا، لوگوں کی باتیں اِدھر سے اُدھر کرنا تاکہ اُن میں لڑائی ہو، لوگوں کے دل برے ہوں اور اختلافات پیدا ہوں

صحابہ اکرام کا قبر سے خوف کھانا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اگر کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو اتنا روتے تھے کہ آپکی داڑھی آنسوں سے تر ہو جاتی تھی، تو کسی نے پوچھا کہ آپ جہنم اور جنت کے تذکرے پر تو اتنا نہیں روتے لیکن قبر کے تذکرہ پر آپ بہت زیادہ روتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، اگر انسان اس منزل میں کامیاب ہو گیا تو اگلی ساری منزلیں آسان ہو جائیں گی، اور اگر اسی منزل میں انسان ناکام رہا تو اگلی ساری منزلوں میں ناکامی ہو گی"۔ (جامع ترمذی:2308؛ مسند احمد:454) یہ دیکھیں کہ کون رو رو کر اپنی داڑھی آنسوں سے تر کر رہا ہے؟--- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ--

جو **صحابی** ہیں--- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے **8 مرتبہ دنیا میں ہی جنت کی بشارت** مل چکی ہے--- **اللہ تعالی کی رضا کا سرٹیفیکیٹ** بھی مل چکا ہے (رضی اللہ عنھم ورضوعنہ)--- **آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں اِن کے نکاح میں** ہیں--- مسلمانوں کے **تیسرے خلیفہ** ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔-- مگر پھر بھی قبر کے معاملے کا خوف دیکھیں۔ ہم میں سے کسی ایک کو بھی مندرجہ بالا اعزازات میں سے ایک بھی حاصل نہیں ہے، مگر پھر بھی ہماری زندگی میں آج تک کبھی قبر کے خوف کے خیال سے ایک آنسو بھی نکلا، داڑھی کا تر ہو جانا تو بہت دور کی بات؟ اگر نہیں نکلا تو کیا ہم عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو گئے ہیں؟

عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والے اعمال

- ✓ **سورۃ الملک کے ذریعے عذاب قبر سے حفاظت:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ سورۃ الملک قبر کے عذاب سے محفوظ رکھنے والی ہے۔

واقعہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے کسی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر نصب کر دیا اور اُنکو معلوم نہیں تھا کہ نیچے قبر ہے۔ اُنہوں نے قبر میں سے ایک آواز سنی کہ اُس قبر میں ایک انسان سورۃ الملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اُس نے پوری سورۃ ختم کر دی۔ وہ صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور بتایا کہ اُنہیں اُس قبر میں سے سورۃ الملک پڑھنے کی آواز آئی ہے جس پر اُنہوں نے غلطی سے خیمہ نصب کر دیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہی المانعة" یعنی یہ نجات دینے والی سورۃ ہے، یہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچاتی ہے۔[14]

[14] جامع ترمزی: حدیث نمبر 2890؛ سلسلة الصحيحة: 1140

- ✓ **پیٹ کے مرض سے وفات پانے والا:** حضور ﷺ نے فرمایا کہ پیٹ کے کسی بھی قسم کے مرض سے فوت ہونے والے کو عذاب قبر نہیں ہو گا۔(نسائی:2054؛ مسند احمد:18311)
- ✓ **اللہ کی راہ میں شہادت پانے والا:** حضور ﷺ نے فرمایا: شہید عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔(ترمذی:1663)
- ✓ **جمعہ کے دن یا رات میں فوت ہونے والا:** حضور ﷺ نے فرمایا(جس کا مفہوم ہے) کہ جمعہ کے دن یا رات میں فوت ہونے والا بھی عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ (الترمذی:1074)
- ✓ **صدقہ کا قبر کی آگ کو بجھانا:** حضرت عقبہ بن عامر حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صدقہ کرنے والوں کا صدقہ اُنکی قبروں کی حرارت / گرمی / تپش کو بجھاتا ہے۔ اور مومن روز قیامت اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا۔ (السلسلۃ الصحیحۃ:3484)

خلاصہ کلام: ***ہم میں سے ہر شخص یہ دیکھے اگر آج ہمیں موت آجائے تو ہم کس category میں fall کرینگے۔۔۔***

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسآئِرِ الْمُسلِمِينَ وَالمُسلِمات
فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم

عذابِ قبر سے حفاظت کی دعائیں

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ. (صحیح البخاری:1377)

اے اللہ! بے شک میں قبر کے عذاب سے، آگ کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (سنن النسائی:5457)

اے اللہ! بے شک میں کاہلی، شدید بڑھاپے، بزدلی، بخل، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (سنن النسائی5519)

اے اللہ! جبرائیل اور میکائیل کے رب! اور اسرافیل کے رب! میں آگ کی تپش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

قبر کی آزمائش سے پناہ مانگنا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ. (صحیح البخاری6368)

اے اللہ! یقیناً میں سستی سے، بہت زیادہ بڑھاپے سے، گناہ سے، قرض سے، قبر کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے، آگ کی آزمائش سے اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

تشہد میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا

وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. (صحيح مسلم:1324)

اے اللہ! یقیناً میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگنا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (سنن النسائی:5465)

اے اللہ! بے شک میں کفر، فقر اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

طلوع فجر کے وقت بلند آواز سے عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے پناہ مانگنا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ. (مسند احمد، ج:37، 22328)

اے اللہ! بے شک میں قبر کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

صبح وشام عذاب قبر سے پناہ مانگنا

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ.

(صحیح مسلم:6908)

ہم نے اور تمام عالم نے، اللہ کے لیے شام کی اور ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں اے اللہ! بے شک میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اے اللہ! بے شک میں آگ میں عذاب اور قبر میں عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

میت کے لیے عذاب قبر سے پناہ مانگنا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ. (صحيح مسلم:2232)

اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما اور اس کی بہترین مہمانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے پانی، اولوں اور برف سے دھو دے اور اسے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا فرما اور اس کے زوج سے بہتر زوج عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور اسے قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے بچا لے۔

میت کے لیے فتنۂ قبر سے بچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ. (سنن أبي داؤد:3204)

اے اللہ! بلاشبہ فلاں بن فلاں تیری امان و پناہ میں ہے تو اسے قبر کے فتنے سے بچا لے۔

میت بچے کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (موطأ لامام مالك، كتاب الجنائز: 18)

اے اللہ! اس کو قبر کے عذاب سے بچا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ عالم نزع کے عالم میں تھے، تو آپ کے پاس ایک پانی کا پیالہ تھا، جس میں آپ اپنا ہاتھ بھگوتے اور پھر اپنے چہرے پر مل لیتے اور فرماتے:

'اللَّهُمَّ! أَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ' أَوْ 'سَكَرَاتِ الْمَوْتِ' (ترمذی:978)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے موت کی سختیوں اور اس میں طاری ہونے والی بے ہوشیوں میں میری مدد فرما۔